سورة القلم

آيات ١٠ _ ١٧

محمد اقبال

وَلَا تُطِعۡ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيۡنٍۙ ﴿۱۰﴾ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِيۡمٍۙ ﴿۱۱﴾

مَّنَّاعٍ لِّلۡخَيۡرِ مُعۡتَدٍ اَثِيۡمٍۙ ﴿۱۲﴾ عُتُلٍّۢ بَعۡدَ ذٰلِكَ زَنِيۡمٍۙ ﴿۱۳﴾

اَنۡ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيۡنَؕ ﴿۱۴﴾

اِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ ﴿۱۵﴾

سَنَسِمُهٗ عَلَى الۡخُرۡطُوۡمِ ﴿۱۶﴾

حدیث

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ دَعَا إِلَی هُدًی کَانَ لَهُ مِنْ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا یَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَیْئًا
وَمَنْ دَعَا إِلَی ضَلَالَةٍ کَانَ عَلَیْهِ مِنْ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا یَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَیْئًا۔

صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 2303

جس نے کسی کو ہدایت کی دعوت دی تو اس کے لئے اس کی پیروی کرنے والے کے برابر ثواب ہوگا اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی اور جس نے گمراہی کی طرف دعوت دی تو اس کے لئے اس کی پیروی کرنے والے کے برابر گناہ ہوگا اور ان کے گناہوں میں سے کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی۔

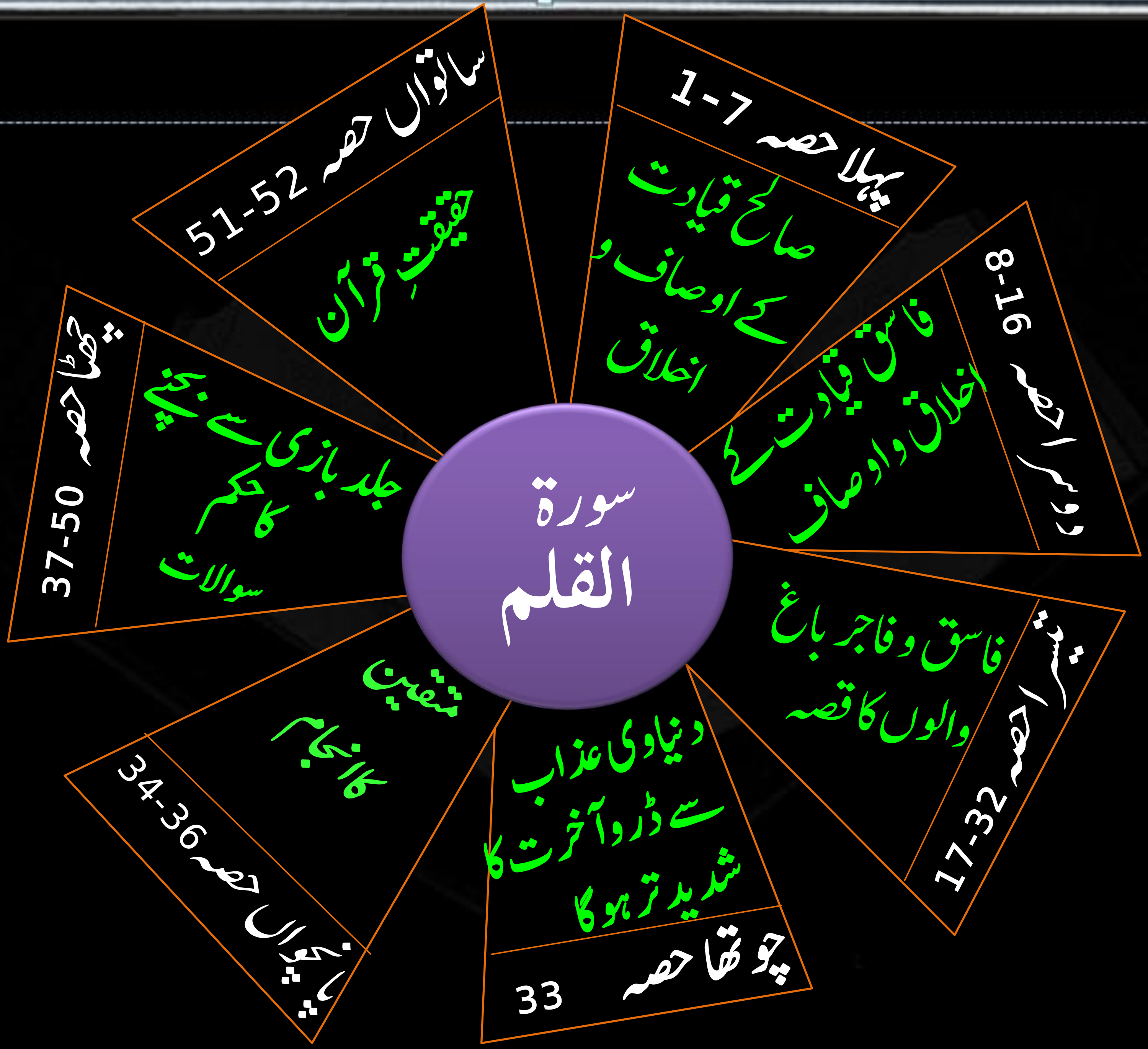

سورة القلم
پہلا حصہ 1-7
صالح قیادت کے اوصاف و اخلاق
دوسرا حصہ 8-16
فاسق قیادت کے اخلاق و اوصاف
تیسرا حصہ 17-32
فاسق و فاجر باغ والوں کا قصہ
چوتھا حصہ 33
دنیاوی عذاب سے ڈرو آخرت کا شدید تر ہوگا
پانچواں حصہ 34-36
متقین کا انجام
چھٹا حصہ 37-50
جلد بازی سے بچنے کا حکم
سوالات
ساتواں حصہ 51-52
حقیقتِ قرآن

مبالغے کے صیغے

- اس سورۃ میں آگے آنے والی آیات میں کئی مبالغے کے صیغے استعمال ہوئے ہیں
- حلّاف، ھماز، مشاء، مناع، معتد، اثیم، عتل، زنیم
- (الفاظ کی بناوٹ پر غور کیجیئے)
- مبالغے کے یہ صیغے کفار کی بد کردار قیادت کے منفی اوصاف بیان کرتے ہوئے استعمال ہوئے ہیں
- یہ اس قیادت کی اخلاقی حالت کی عکاسی ہے

(قوموں کی قیادت کے لیئے اعلیٰ اخلاقی اوصاف کی اہمیت)

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۙ ﴿١٠﴾

وَلَا تُطِعْ - اور نہ تم کہا ماننا

كُلَّ - ہر ایسے شخص کا (کسی ایسے شخص کا)

حَلَّافٍ - بہت قسمیں کھانے والا

○ مادہ: ح ل ف

حَلَفَ يَحْلِفُ حلف اٹھانا، قسم کھانا

○ حَلَّافٌ فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغے کا صیغہ ۔ بہت قسمیں کھانے والا

مَّهِيْنٍ - بے وقعت، ذلیل و خوار، بے قدر

وَلَا تُطِعۡ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيۡنٍ ۙ﴿۱۰﴾

ہر گز کہا نہ مانو کسی ایسے شخص کا جو بہت قسمیں کھانے والا بے وقعت آدمی ہے۔

Neither yield to any contemptible swearer of oaths

محمد اقبال

قریش کی قیادت کی اخلاقی تصویر

- لفظ مھین حقیر و ذلیل اور گھٹیا آدمی کے لیے بولا جاتا ہے۔
- در حقیقت یہ بہت قسمیں کھانے والے آدمی کی لازمی صفت ہے۔
- وہ بات بات پر اس لیے قسم کھاتا ہے اسے خود یہ احساس ہوتا ہے کہ لوگ اسے جھوٹا سمجھتے ہیں اور اس کی بات پر اس وقت تک یقین نہیں کریں گے جب تک وہ قسم نہ کھائے
- اس بنا پر وہ اپنی نگاہ میں خود بھی ذلیل ہوتا ہے اور معاشرے میں بھی اس کی کوئی وقعت نہیں ہوتی
- اہل مکہ کی قیادت جن لوگوں کے ہاتھ میں ہے اور جو اسلامی دعوت کا راستہ روکنے کے درپے ہیں ان کے سیرت و کردار کا عالم کیا ہے۔

وَلَا تُطِعۡ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيۡنٍ ۙ﴿۱۰﴾

- قریش کی قیادت کی اخلاقی تصویر
- اس سے پہلے آپ ﷺ کے اخلاق حسنہ کا ذکر
- اخلاق کی دو تصویریں - موازنہ
- اس بد اخلاق قیادت کی نمائندہ تصویر آنے والی آیات میں
- اخلاق رذیلہ کی 9 صفات آگے کی آیات میں
- آپ ﷺ کا انکی اطاعت کا کوئی سوال نہیں ۔ امر تاکیداً کہ آپؐ کا طریقہ کار سب پہ واضح ہو جائے۔ کوئی بھی ایسی توقع نہ رکھے

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيمٍ ۙ ﴿١١﴾

هَمَّازٍ - طعنے دینے والا

- **هَمَزَ**: طعنہ دینا (اشارے کنائے میں)، عیب لگانا، چٹکی لینا، جھٹکا دینا
- **هَامِز**: طعنہ دینے والا، غیبت کرنے والا، تفریق ڈالنے والا
- **هَمَّاز**: مبالغے کا صیغہ (بڑا چغل خور، بڑا طعنے باز)
- **اردو میں** :
- **ہمزہ**: حروفِ تہجی میں سے ایک حرف جو **جھٹکا** دیکر پڑھا جاتا ہے
- **مہمیز**: گھڑ سوار کے جوتے میں لگی میخ ــ جسے سوار **کچوکا** مارتا ہے

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيۡمٍۙ ⑪

مَّشَّآءٍ - بہت چلنے والا

- مادہ : م ش ی مَشٰی: چلنا، ایک مقام سے دوسرے کی طرف
- الماشیہ : پیدل چلنے والے جانور یا چوپائے (اسی سے مویشی)
- مَّشَّآءٍ مَشْی سے مبالغے کا صیغہ - بہت چلنے والا

بِنَمِيۡمٍ - چغلی کھانے والا (چغل خور) ہے

- نمیم : چغلی
- چل پھر کر طعنے دینے والا اور چغلیاں کھانے والا

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيمٍ ۙ ﴿١١﴾

طعنے دیتا ہے، چغلیاں کھاتا پھرتا ہے۔

A slanderer, going about with defaming tales

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيۡمٍۙ ﴿۱۱﴾

- هَمَّازٍ ہمز سے مبالغہ ہے- اشارہ باز، بہت طعنہ دینے والا یا طعن کرنے والا
- پست فطرت افراد کی عادت: دوسروں کو نگاہوں سے گرانے کے لیے کبھی پھبتی، کبھی ہاتھوں یا آنکھوں سے اشارے کبھی فقرے بازی
- قریش کے متکبرین کے پاس سے جب غریب مسلمان گزرتے تھے تو وہ عموماً انھیں فقروں کا ہدف بناتے اور اشاروں میں انھیں ذلیل کرنے کی کوشش کرتے
- سورۃ الھمزۃ میں ایسے ہی لوگوں کی بربادی کی خبر دی گئی ہے۔
- جب کسی شخص کے پاس دلیل کی قوت نہیں ہوتی تو وہ ایسے ہی اوچھے ہتھیاروں سے اہل علم کو ہلکا کرنے اور باوقار لوگوں کو بے وقار کرنے کی کوشش کرتا ہے

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ۙ﴿11﴾

- مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ نمیمہ اور نمیم، لگائی بجھائے کرنے کو کہتے ہیں۔
- کسی کے پس پشت ایسی بات کہنا جو اس کی عزت اور شہرت کو نقصان پہنچائے اور اگر اس کے سامنے کہی جائے تو اسے بری لگے، اسے غیبت کہتے ہیں
- لیکن اگر کوئی شخص اپنا یہ وطیرہ بنا لے کہ کسی شخص کو بد نام کرنے کے لیے مختلف لوگوں کے پاس گھومتا پھرتا، اس کی برائیاں بیان کرتا پھرے، اسے نمیمہ کہتے ہیں اور اردو زبان میں اسے لگائی بجھائی کرنا کہا جاتا ہے
- فساد کی غرض سے ادھر کی باتیں ادھر لگانے والا۔ لوگوں کو آپس میں لڑانے کے لیے ان کی باتیں نقل کرنا اور ایک دوسرے کے بارے میں برے تاثرات پیدا کرنا بہت بری عادت اور مفسدانہ حرکت ہے

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيمٍ ۙ ﴿١١﴾

نوٹ کیجیئے: مسلمانوں کی اجتماعیت کو اس بد اخلاق بیمار قیادت کے اوچھے ہتھکنڈوں سے خبردار بھی کیا گیا ہے اور اس اجتماعیت کے اخلاق اور مورال بلند رکھنے کی حوصلہ افزائی بھی اور اسباب بھی مہیا کیئے جارہے ہیں

- طعنے
- اشارے بازیاں
- فقرے کسنا
- چغلی
- لگائی بجھائی
- ان سب حربوں سے کام لیکر مسلمانوں کے مورال کو گرانا، ان میں پھوٹ ڈلوانا، اور بدگمانیاں پیدا کرنا

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۙ ﴿١٢﴾

مَّنَّاعٍ - بہت روکنے والا

- منع سے مبالغے کا صیغہ
- اردو میں : منع، مانع، ممنوع، ممانعت

لِّلْخَيْرِ - نیکی سے (بھلائی سے)

مُعْتَدٍ - حد سے بڑھ جانے والا

- مادہ : ع د و عَدَاَ يَعْدُو - حد سے بڑھنا
- مُعْتَدٍ حد سے بڑھنے والا (اسم فاعل) (form VIII)

مَّنَّاعٍ لِّلۡخَيۡرِ مُعۡتَدٍ اَثِيۡمٍ ۙ﴿۱۲﴾

اَثِيۡمٍ - گنہگار

- **اِثْم** - گناہ
- **آثِمٌ** - گنہگار
- **أَثِيم** - گنہگار (**فَعِيل** کے وزن پر)

بھلائی سے روکتا ہے، ظلم و زیادتی میں حد سے گزر جانے والا بڑا گنہگار ہے،

مَّنَّاعٍ لِّلۡخَيۡرِ مُعۡتَدٍ اَثِيۡمٍ ۙ﴿۱۲﴾

- مناع للخیر کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں خیر عربی زبان میں مال کو بھی کہتے ہیں اور بھلائی کو بھی
- اگراس کو مال کے معنی میں لیا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ وہ سخت بخیل اور کنجوس آدمی ہے، کسی کو پھوٹی کوڑی دینے کا بھی روادار نہیں
- اگر خیر کو نیکی اور بھلائی کے معنی میں لیا جائے تو اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ ہر نیک کام میں رکاوٹ ڈالتا ہے، اور یہ بھی کہ وہ اسلام سے لوگوں کو روکنے میں بہت سرگرم ہے

عُتُلٍّۢ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۙ﴿۱۳﴾

عُتُلٍّ - درشت خُو

- **عُتل** - اجڈ، سخت خو
- جو جسم کا مضبوط ہو، کھانے پینے والا ہو، لوگوں پر بہت ظلم کرنیوالا جسکی توند بڑھی ہوئی ہو (**حدیث عن عبدالرحمٰن بن غنم** رضؓ)

بَعْدَ ذٰلِكَ - اس کے بعد

زَنِيْمٍ - بداصل

- وہ جو کسی قوم سے تعلق نہ رکھتا ہو لیکن ان سے ملحق ہو

عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۙ﴿۱۳﴾

بڑا اجڈ اس کے بعد یہ کہ وہ بد اصل بھی ہے۔

wicked oppressor, and above all, ignoble by birth

محمد اقبال

عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۙ﴿۱۳﴾

- لفظ عُتُل

  - عربی زبان میں ایسے شخص کے بولا جاتا ہے جو خوب ہٹا کٹا اور بہت کھانے پینے والا ہو، اور اس کے ساتھ نہایت بد خلق، بے حیا، بے مروت، جھگڑالو اور سفاک ہو

- زنیم (کان سے لٹکا ہوا گوشت۔ کان کا جزو نہیں لیکن وابستہ کر دیا گیا)

  - جس کا نسب مشکوک ہو وہ خود کو کسی دوسرے قبیلے سے ملا رہا ہو، اسی لحاظ سے اس لفظ کا معنی بد ذات بھی کیا جاتا ہے۔ بد نام بھی اور ولد الزنا بھی

أَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ؕ ﴿١٤﴾

أَنْ - اس لئے کہ

كَانَ - وہ ہے

ذَا مَالٍ - مال والا

وَّبَنِيْنَ - اور اولاد والا

اِس بناپر کہ وہ بہت مال واولادر کھتا ہے

اَنۡ كَانَ ذَا مَالٍ وَّ بَنِيۡنَ ؕ ﴿۱۴﴾

- **فاسد کردار کا سبب**
  - ایسے بد کردار لوگوں کے فساد اور بگاڑ کے اصل سبب کی نشاندہی
  - بہت مال اولاد والا ہونے کی بنا پر وہ مغرور ہو گیا ہے
  - زیادہ مال اور اولاد۔ توقیر اور عزت کا باعث نہیں
  - **نہایت بلیغ انداز**
  - اگر اللہ نے مال اور اولاد دیا۔۔ اسکا حق تو یہ تھا کی اسکا شکر کرتے ۔ اسکے نازل کردہ حق کے علمبردار بن کر اٹھتے
  - لیکن ناشکرے، ناہنجار اور شیطان کے ساتھی بن گئے

أَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّ بَنِيْنَ ؕ ﴿۱۴﴾

• نعمتوں کا حق

- اللہ تعالیٰ کی بخشی ہوئی نعمتوں کا تقاضا یہ ہے کہ ان کو رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ بنایا جائے، نہ کہ شر و فساد کا
- اللہ اپنے بندوں کو طرح طرح کی نعمتیں اسی لئے بخشتا ہے کہ وہ دیکھے کہ کیا بندہ ان نعمتوں کو پا کر اس کا شکر گزار بنتا ہے یا کبر و غرور میں مبتلا ہو کر شیطان کا ساتھی بنتا ہے؟

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ * إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ

إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٥﴾

إِذَا - جب

تُتْلَىٰ - پڑھی جاتی ہیں (تلاوت کی جاتی ہیں)

عَلَيْهِ - اس پر (اس کے سامنے)

آيَاتُنَا - ہماری آیات

قَالَ - کہتا ہے

أَسَاطِيرُ - (یہ تو) کہانیاں

الْأَوَّلِينَ - پہلے لوگوں کی

اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیۡرُ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۱۵﴾

جب ہماری آیات اُس کو سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے یہ تو اگلے وقتوں کے افسانے ہیں۔

When Our revelations are recited to him , he says: "They are nothing but the tales of the ancients."

سَنَسِمُهٗ عَلَى الۡخُرۡطُوۡمِ ﴿١٦﴾

سَنَسِمُهٗ - عنقریب ہم داغ لگائیں گے اس کو

- سَ: حرف استقبال | نَ: جمع متکلم | هٗ: ضمیر (و۔ مذکّر۔ غ)
- مادہ: و س م وَسَمَ: داغ لگانا، نشان بنانا وَسَّمَ: خضاب لگانا
- وَسَامَ یا وَسْمَه: وہ چیز جس سے نشان یا لگایا جائے
- اصل میں لفظ نوَسَمَ تھا ہم داغ لگائیں گے (مثال واوی)
- اردو میں: موسوم (جس پہ نشانی لگ جائے)، موسم (موسم الحج: وہ زمانہ جو حج کیلیئے مخصوص ہو) پھر عام موسم کیلیئے بھی بولا جانے لگا، وسیم (کسی خاص علامت یا نشان کا حامل (خوبصورت)

سَنَسِمُهٗ عَلَى الۡخُرۡطُوۡمِ ﴿۱۶﴾

عَلَى - پر

الۡخُرۡطُوۡمِ - سونڈ (ناک) (حقارت اور مذمت کیلیئے)

- مادہ: خ ر ط م
- خرطوم : سونڈ، ناک ، تھوتھنی خنزیر کی ناک کا کنارہ
- خرطوم (سوڈان کا دارالحکومت) :
- خرطوم شہر سے باہر دریائے نیل ارزق دریائے نیل ابیض سے جاملتا ہے- دو دریاؤں کے درمیان ایک لمبا قطعۂ زمین جو شہر کی سمت تنگ ہوتا جاتا ہے ہاتھی کی سونڈ سے مشابہ ہے

سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿١٦﴾

عنقریب ہم اس کی سونڈ پر داغ لگائیں گے

Soon We shall brand him on the snout.

محمد اقبال

سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾

- غرور واستکبار کی تصویر۔ یہ اگلے وقتوں کی کہانیاں ہیں
- اس غرور واستکبار کی سزا
- سونڈ یا ناک مستکبرین کی ناک کے لیئے استعارہ
- ناک پر داغ لگانے سے مراد تذلیل ہے۔ یعنی ہم دنیا اور آخرت میں اس کو ایسا ذلیل و خوار کریں گے کہ ابد تک یہ عار اس کا پیچھا نہ چھوڑے گا۔
- مفسرین کرام نے مختلف نام لئے ہیں، مثلاً اخنس بن شریق، اسود بن عبد یغوث، عبدالرحمٰن بن اسود، ولید بن مغیرہ اور ابو جہل بن ہشام وغیرہ
- قرآنی الفاظ کا عموم ان سب ہی کو شامل ہے اور اس کے علاوہ آئندہ بھی اس قماش کے جو لوگ ہوں گے وہ سب بھی اسی زمرے میں آتے ہیں

سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿١٦﴾

- جھٹلانے والوں کی ساری قیادت ایسی ہی صفاتِ شنیعہ سے متصف تھی۔ کسی میں کوئی وصف نمایاں تھا اور کسی میں کوئی اور وصف۔
- یہ تو معاشرے کی ابتری اور کردار کا افلاس ہے کہ ایسے لوگوں کو قیادت کے منصب پر فائز ہونے کا موقع مل گیا ہے
- اس بد کردار قیادت کا سارا کچا چٹھا کھول کر رکھ دیا گیا
- اللہ کے دین اور اس کے رسول (ﷺ) کے دشمن پر اللہ نے ہجو کی ایسی سنگ باری کی کہ قیامت تک اس کردار کی ہجو کا ذکر تسلسل سے کیا جاتا رہے گا- یہ دشمن اسلام اور دشمن رسولؐ اسی سلوک کا مستحق